Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۲

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۴ صفر سنہ ۱۳۹۲ھ، ۹ شہادت ۱۳۵۱ھش، ۹ اپریل سنہ ۱۹۷۲ء	نمبر ۸۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ر شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

گذشتہ رات سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیچش اور بخار کی شکایت ہے۔

احباب جماعت خاص درد اور توجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۸ر شہادت۔ مسجد اقصیٰ میں چونکہ ابھی بعض انتظامات زیر تکمیل ہیں اس لئے کل نماز جمعہ حسب سابق مسجد مبارک میں ہی ادا کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے حضور کی زیر ہدایت محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ اس زمانہ میں غلبۂ اسلام بہرحال مقدر ہے اور اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر عائد کی ہے۔ اس اہم ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر آن اپنے نفوس کی اصلاح کرنے اور تقویٰ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی فکر رکھیں اور ساتھ ہی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اسوقت پاکستان غلبۂ اسلام کی مہم کا مرکز ہے اسلئے موجودہ نازک حالات میں پاکستان کیلئے بھی ہمیں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بیرونی اور اندرونی خطرات سے محفوظ رکھے اور اسے ہر لحاظ سے استحکام اور ترقی عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ ۸ر شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی نسبت اب بہتر ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے بھی بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

بہت بڑی سعادت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۶)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس ارشاد کے پیش نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات واجب الادا ہیں انکی بروقت ادائیگی میں ہمہ تن کوشاں ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال ربوہ)

ارشادات حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ خدا بناتا ہے اسکے بنانے میں ہرگز انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہوتا

کوئی شخص کسی منصوبہ کے ماتحت اپنی خواہش سے خلیفہ نہیں بن سکتا

"خلیفہ خدا بناتا ہے یعنی اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں ہوتا ہے جب کہ اُس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ کہتے ہیں کہ اس وعدے کا یہ مطلب ہے کہ لوگ جس کو چاہیں خلیفہ بنا لیں۔ خدا اُس کو اپنا انتخاب قرار دے دے گا۔ مگر یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہمارے ایک اُستاد کا یہ طریق ہوا کرتا تھا کہ جب وہ مدرسہ میں آتا اور کسی لڑکے سے خوش ہوتا تو کہتا کہ اچھا تمہاری جیب میں جو پیسہ ہے وہ میں نے تمہیں انعام میں دے دیا۔ یہ بھی ویسا ہی وعدہ بن جاتا ہے کہ اچھا تم کسی کو خود ہی خلیفہ بنا لو اور پھر یہ سمجھ لو کہ اُسے مَیں نے بنایا ہے اور اگر یہی بات ہو تو پھر انعام کیا ہوا۔ اور ایمان اور عمل صالح پر قائم رہنے والی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کا امتیازی سلوک کونسا ہوا؟ وعدہ تو جو کرتا ہے وُہی اُسے پُورا بھی کیا کرتا ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اُسے پُورا کوئی اور کرے۔ پس اس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ ظاہری لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح کسی منصوبہ کے ماتحت بھی کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا۔ خلیفہ وُہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا۔ بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جبکہ دُنیا اُس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی"۔

(خلافت راشدہ صفحہ ۱۵۳ و ۱۵۴ تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء قادیان)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے انتہائی انعامات کا وارث بننے کیلئے ضروری ہے کہ جماعت اپنی طاقت کے مطابق قربانی کو انتہا تک پہنچا دے

انسان مالایُطاق کیلئے مکلّف نہیں لیکن اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنی قوّت و طاقت کے مطابق کام نہ کرے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸ر صلح ۱۳۵۱ہش (مطابق ۲۸ر جنوری ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ
مرتبہ مکرّم مولوی اللہ بخش صاحب شاھد رُکن شعبہ زود نویسی

تشہد، تعوّذ اور سورہ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (البقرہ: ۲۸۷)

اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۝ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی ۔ (النجم: ۳۴، ۳۵)

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۝ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝
وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ ثُمَّ یُجْزٰىہُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ۝ وَ
اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ۝ (النجم: ۳۹ تا ۴۳)

اس کے بعد فرمایا:۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا میں ہر دو پہلو بیان ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ یہاں طاقت سے مراد دائرۂ استعداد ہی ہے جس پر میں متعدد بار روشنی ڈال چکا ہوں۔ پس کسی کا جتنا دائرہ استعداد یا دائرۂ صلاحیت یا دائرۂ قوت و طاقت ہو، اس سے زیادہ بوجھ فرد، گروہ یا نوع پر نہیں ڈالا گیا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ

دائرۂ استعداد

میں جتنی بھی طاقت تھی، اس پر پورا سو فیصد بوجھ ڈال دیا گیا اور انسان کو اس کا مکلّف بنا دیا گیا۔ اللہ اس سے کم پر راضی نہیں ہوتا اور نہ وہ اس کا مطالبہ کرتا ہے اور جو طاقت سے باہر ہے وہ اس کا بھی مطالبہ نہیں کرتا۔ وہ اپنے کسی بندے پر اس وجہ سے بھی خوش نہیں ہوگا کہ اس نے اپنے بھائیوں سے طاقت سے زیادہ مطالبہ کیا لیکن طاقت اور اس دائرہ کے اندر ذمہ داریوں کا جو زیادہ سے زیادہ بوجھ ڈالا جا سکتا ہے، وہ ڈالتا ہے۔ چونکہ قوت و طاقت کی نشوونما ہوتی رہتی ہے اس لئے افراد کے بوجھ اور ان کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ تیری وحی سے منہ پھیر لیتے ہیں وہ بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک تو مُقِرّ اور ایک وہ جو ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو جان بوجھ کر یا غفلت کے نتیجے میں نباہنے کی کوشش کرتے نہیں کرتے اور ان کا حال یہ ہے

اَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی

کہ تھوڑا سا دیتے اور بقیہ کے متعلق بخل کرنے لگتے ہیں۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا میں جو بات بتائی گئی تھی وہ یہاں کھول کر بتا دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تھوڑا دینے پر راضی نہیں بلکہ وہ طاقت کے مطابق پورا دینے پر راضی اور خوش ہوتا اور اسی کی جزا دیتا ہے۔ باقی اسکی رحمت وسیع ہے وہ اپنے بندوں سے بعد میں جزا سزا کے وقت جو چاہے سلوک کرے ("بعد میں" سے یہ مراد ہے کہ اس زندگی کے بعد اُخروی جزاء کا وقت یا اسی زندگی میں جزا کا وقت یعنی ایک محدود کوشش کا نتیجہ نکلنے کا وقت) وہ مالک ہے جو مرضی ہو کرے اسکے متعلق ہم بات نہیں کیا کرتے لیکن جو خدا نے ہمیں کہا اور تعلیم دی ہے، ہم سے جو چاہتا اور خواہش رکھتا ہے اور جس بات پر وہ کہتا ہے کہ میں راضی ہوتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جتنا دے سکتے ہو اُتنا دیدو تو میں راضی ہونگا ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بوجھ ڈالا ہے اور اسکو پسند نہیں کرتا کہ انسان اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کام نہ کرے بلکہ اس سے کم کرے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کی لغوی بحث میں امام راغب نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ انسان کی طاقت سے جو زائد ہے، وہ اس کا مکلّف نہیں لیکن اس دائرے کے اندر مکلّف ہے۔ سورۂ نجم میں یہی چیز کھول کر بیان کر دی گئی ہے کہ تھوڑا دینا اور بقیہ کے متعلق بخل کرنا۔ اگر تمہاری قوتِ استعداد

سَو اکائی

ہو اور تم خدا کی راہ میں خدا کے بتائے ہوئے طریق اور اسکی تعلیم کے مطابق اور اس کی شریعت کے اصول کے لحاظ سے ننانوے اکائیاں دے دو اور ایک کے متعلق روگردانی اور بغاوت کا طریق اختیار کرو تو تم باغی ہو۔ اگر بھول جاؤ تو تم خدا تعالیٰ کے بعض فضلوں کو کھونے والے ہو سوائے اس کے کہ پھر ایک اور کوشش کرو یعنی استغفار اور دعاؤں اور خدا کے سامنے عاجزانہ تڑپنے کی۔ یہ ایک اور کوشش ہے جو اس کمی کو پورا کرتی ہے۔ پس کوشش بہر حال کرنی پڑے گی۔

آدمی INDIFFERENT (اِن ڈِفرینٹ) اور بے پرواہ نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے پرواہ کوئی نہیں۔ جہاں اس نے یہ کہا کہ مجھے پرواہ کوئی نہیں۔ وہاں وہ مارا گیا اور اس کے ننانوے بھی اس کے مُنہ پہ پھینک دیئے گئے۔ لیکن اگر کوئی بشری کمزوری ہے یا غفلت ہے یا عدم علم یا ناواقفیت کی وجہ سے کوئی مجبوری سمجھی گئی (یہ جہالت کے بعض پہلو اور اندھیرے ہیں جو بعض دفعہ انسان کے اُوپر چھا جاتے ہیں) حالانکہ وہ مجبوری نہیں تھی اور اس پہ اللہ تعالیٰ فضل کر دے تو اور بات ہے۔ لیکن مطالبہ یہ کیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنی قوت اور طاقت، استعداد اور صلاحیت کے مطابق جتنا زیادہ سے زیادہ کر سکتا ہے وہ کرے۔ اور اگر وہ

خُدا کے حقوق

اور خدا کی طرف سے عائد کردہ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے انہیں خدا کے حضور پیش کر دے تو اسکے لئے بہترین جزا مقدّر ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سورہ نجم کی ان دو آیات کے بعد ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے جو کچھ دیتے اور بقیہ کے متعلق بخل کرتے ہیں کہ کیا ان کو علم نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے۔ جو پہلی الہامی کتب میں بھی نظر آتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ وزر کے ایک معنے تو گناہ کے ہیں لیکن میں جو تفسیر کر رہا ہوں وہاں گناہ کے معنی چسپاں نہیں ہوتے میری تفسیر کے مطابق بوجھ کے معنی ہیں یعنی خدا تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ کوئی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ جس کی استعداد پچاس اکائیاں ہے۔ وہ اسّی اکائیوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی جو پچاس اور ساٹھ کے درمیان فرق ہے یا ۵۰ اور ۱۰۰ کے درمیان فرق ہے وہ تو دوسرے کا بوجھ ہے۔ (جس کی طاقت زیادہ ہے) اور اس کے اوپر نہیں پڑ سکتا۔ اس کی جان پہ اتنا ہی بوجھ پڑے گا جتنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے مطابق اٹھانے کے قابل ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ میں نے جو کوتاہی کی، میں نے جو غفلت کی، میں نے جو کمزوری دکھائی اور جو قربانی مجھے پیش کرنی چاہیئے تھی میں نے پیش نہیں کی تو کوئی اور شخص اس کی خاطر اس کمی کو پورا کر دے گا۔ یہ ناممکن ہے اس واسطے کہ اس میں بھی تو اپنی

استعداد سے زیادہ بوجھ

اٹھانے کی اہلیت نہیں ہے۔ اگر اس کی ذمہ داری اسّی اکائیاں ہے تو اسی اکائیوں پہ اس کی طاقت ختم ہو گی۔ وہ دوسرے کی دس اکائیاں کہاں سے پوری کرے گا۔ اگر اس کی طاقت سَو اکائیاں ہے تو سو اس نے دے دینی ہیں ایک سو دس وہ کہاں سے لائے گا۔

پس اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یہ ایک اٹل قانون ہے۔ اگر زید اپنی پوری طاقت کے مطابق خدا کے حضور پیش نہ کرے تو زید کی طاقت کے اظہار یعنی محنت اور جاں فشانی میں جو کمی رہ گئی ہے یہ کمی کوئی دوسرا پوری نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا اپنا ایک دائرہ استعداد ہے اور اس دائرہ استعداد کی انتہا تک اس کی ذمہ داری ہے۔ دوسرے کی ذمہ داری وہ کیسے اٹھائے گا۔ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی دوسرے کا بوجھ تو وہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے کیونکہ

یہ اٹل قانون ہے

کہ کوئی انسان دوسرے کا بوجھ اور ذمہ داریاں نہیں اٹھا سکتا۔ زید۔ بکر کی ذمہ داریاں نہیں اٹھا سکتا اور بکر زید کی ذمہ داریاں نہیں اٹھا سکتا۔

ہر شخص کو اپنی ذمہ داریاں خود ہی ادا کرنی پڑیں گی اور ادا بھی اس طرح نہیں کرنی ہوں گی کہ کچھ دیا اور بقیہ کے متعلق بخل کر دیا بلکہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں اپنی طاقت کو انتہا تک پہنچا کر اس کا آخری حصہ تک ادا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ دوسرا کوئی ہے ہی نہیں جو کمی کو پورا کر سکے عقلاً بھی کوئی دوسرا اس کمی کو پورا نہیں کر سکتا یہ خدا کا اٹل قانون ہے کیونکہ جو دوسرا ہے اس کو جتنی طاقت دی گئی تھی اس کے مطابق کام کرنے کی تو اس کی اپنی ذمہ داری تھی اور دوسرے کی ذمہ داری اٹھانے کی اسے طاقت ہی نہیں ملی۔ اس کی طاقت کا کوئی حصہ ایسا نہیں رکھا گیا جس کے بارہ میں اسے کہا گیا ہو کہ تو دوسرے کی ذمہ داری اٹھا لے۔ وہ دوسرے کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتا ہرگز نہیں اٹھا سکتا۔

پس جو قوم اپنے مقام کی انتہا کو پہنچنا چاہے، اس کے ہر فرد کی

ایسی تربیت ہونی چاہیئے

کہ وہ اپنی ذمہ داری کو انتہا تک پہنچانے والا ہو۔ فرض کرو ایک لاکھ کی کوئی قوم ہے اگر ان میں سے نوّے ہزار اپنے دائرہ استعداد کے مطابق یعنی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا میں جس قسم کے مکلف ہونے کا ذکر ہے اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو اپنے دائرہ استعداد کی انتہا تک پہنچا دے اور دس ہزار نہ پہنچائیں تو جو کام دس ہزار سے رہ گیا ہے، کسی اور کی طاقت ہی نہیں ہے وہ پورا کر سکے۔ یہ بالکل ناممکن ہے خدا تعالیٰ نے اس کو پورا کرنے کی طاقت ہی نہیں دی پس اگر یہ کمی رہ گئی تو ایک لاکھ آدمی اپنے مقام کی انتہا کو نہیں پہنچ سکے گا۔ کیونکہ دس ہزار نے کمزوری دکھا دی۔

پھر فرمایا کہ انسان کو اس کی سعی کے مطابق ہی ملا کرتا ہے۔ میں اب یہاں یہ معنی کروں گا کہ بنی نوع انسان کیونکہ ان کی سعی کا جو مجموعہ ہے اس کی انتہا کے مطابق قوم ترقی کرتی ہے ویسے ہر فرد بھی اپنی سعی کے مطابق ہی پاتا ہے۔ بچوں کو سمجھانے کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو سَو روپیہ دینا چاہے اور وہ دو پہ راضی ہو جائے تو اس نے خود کو اٹھانوے سے محروم کر دیا۔ اگر کوئی فرد خدا تعالیٰ کی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتوں کے حصول کی استعداد رکھتا تھا۔ یعنی اتنی استعداد رکھتا تھا کہ وہ خدا کے حضور ایسی قربانیاں پیش کر سکے کہ خدا تعالیٰ کے

اعلیٰ سے اعلیٰ انعام

جو امت محمدیہ میں کسی کو مل سکتے ہیں، وہ پا لے اگر اس نے وہ کوشش نہیں کی تو وہ خود کو محروم کرتا ہے اور جو قوم بحیثیت قوم اس لئے پیدا کی گئی کہ وہ دنیا کی معلم اور ہادی بنے، اس قوم کے ہر فرد کو اپنی قوت کے مطابق اپنی قربانی انتہا تک پہنچا دینی چاہیئے۔ اور قوت تو بدلتی رہتی ہے۔ (اس تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں۔ میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں) کیونکہ نشوونما ہو رہی ہے اور طاقت بڑھتی چلی جا رہی ہے آپ کوئی وقت لے لیں اگر انہوں نے اس وقت کی طاقت کے مطابق اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیا تو وہ قوم اس وقت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے انتہائی انعامات کی وارث بن گئی۔ لیکن اگر بعض نے خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیا اور وہ دائرہ استعداد کی حد بندی کرنے والی آخری لکیر تک پہنچ گئے اور بعض نے اپنی طاقت کی انتہا تک قربانیاں نہ دیں تو بحیثیت مجموعی قوم یا جماعت ان انعامات کی وارث نہیں بن سکتی، جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے (اس حساب میں منافقین کو اس گروہ سے باہر سمجھنا پڑے گا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی۔ ایسا شخص جو اپنی استعداد کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھے گا اور اس کی سعی کے مطابق

جزاءِ اوفیٰ

یعنی پوری جزا اسے ضرور ملے گی وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی اسے اپنی کوشش پہ نازاں نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ بعض ایسی کمزوریاں ہوتی ہیں جو انسان کی نظر میں نہیں ہوتیں اور اس کی عقل میں نہیں آسکتیں۔ لیکن کمزوری ہوتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا کہ اس شخص یا جماعت نے اپنی طاقتوں اور وقتی نشوونما کے مطابق بغیر کسی کمزوری کے (کمزوری ایمان ہو یا کمزوری عمل یا کمزوری فہم) خدا کے حضور اپنی انتہائی قربانی پیش کر دی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان یہ کر ہی نہیں سکتا اس کی نگاہ دوسروں کے سلسلہ میں بھی متعصبانہ ہو سکتی ہے اور اپنے حق میں تو انسان بڑا سخت متعصب بن جاتا ہے۔ کرتا تھوڑا ہے اور سمجھتا ہے میں نے بہت کیا۔ کچھ بھی نہیں کرتا اور سمجھتا ہے میں نے کچھ کر لیا۔

قرآن کریم میں ایسے لوگوں کا بھی ذکر ہے کہ کرتے کچھ نہیں اور دعوے بڑے کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس فرمایا تم انتہائی کوشش کرو جس قدر تم کر سکتے ہو لیکن تکبر نہ کرنا۔ ہمارا وعدہ یہ ہے کہ تمہاری انتہائی کوششوں کا انتہائی نتیجہ نکلے گا بشرطیکہ تمہاری کوششیں ہماری نگاہ میں بھی انتہا تک پہنچی ہوئی ہوں اور تم اس شرط کو کبھی نہ بھولنا۔

آج میں ایک اور خطبے کے تسلسل میں ہی محنت پر زور دینا چاہتا ہوں گو محنت سے مراد ہر قسم کی محنت ہوتی ہے لیکن ہر فرد اور قوم میں اصولاً

دو قسم کی محنتیں

ہوتی ہیں۔ ایک فرد یا قوم کی استعدادوں کی نشوونما کے لئے محنت اور ایک یہ کہ پہلے کی نشوونما کے بعد اس وقت (معین کوئی وقت یا تاریخ لے لیں) کی طاقتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق، اس کی شریعت کی روشنی میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہوئے پورے طور پر کام میں لگا دینا اور اس وقت کے لحاظ سے اپنی ساری طاقت اور استعداد کے مطابق خدا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو انتہا تک پہنچا دینا۔

یہ دونوں کوششیں اپنی انتہائی شکل میں ہونی چاہئیں یعنی ایک تو تربیت کی کوشش جسے ہم مختصر دوسرے الفاظ میں استعدادوں کی نشوونما کہتے ہیں۔ ہر وہ فرد واحد جو خدا اور اس کے رسول اور خدا کے رسول کے روحانی فرزند عظیم مہدی معہودؑ کی طرف منسوب ہو رہا ہے، اس کی تربیت کے لئے انتہائی کوشش ہونی چاہیئے اور دوسرے جماعت بحیثیت جماعت (بحیثیت جماعت کا مطلب ہے افراد کا مجموعہ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کی جتنی طاقت رکھتی ہے، اسے اس طاقت کے مطابق انتہائی قربانی دیتے رہنا چاہیئے۔ یہ طاقت بڑھتی رہے گی اور پہلے سے بڑی قربانی کا مطالبہ ہوتا رہے گا لیکن آج ۲۸ جنوری کو ہماری جتنی طاقت ہے اس کے مطابق ہمیں انتہائی قربانی دے دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور کل ہماری طاقت آج سے کہیں بڑھ کر ہو اور خدا کرے کہ کل ہماری قربانیاں بھی اسی نسبت سے آج سے کہیں بڑھ کر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا

سب کمیٹی مقبرہ بہشتی و تبشیر کی سفارشات پر غور۔ واقفین زندگی کی طرف سے مخلصانہ جذبات کا اظہار

ربوہ ۲ رشہادت آج صبح ساڑھے آٹھ بجے جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت کا آخری اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ یہ اجلاس قریباً ڈیڑھ بجے دوپہر تک جاری رہا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نمائندگان کرام کو اس اجلاس میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت بیش قیمت اور بصیرت افروز ارشادات سننے کی سعادت حاصل ہوئی جب حضور نے اختتامی خطاب میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے اور غلبہ اسلام کے دن کو نزدیک سے نزدیک تر لانے کی نصیحت فرمائی تو جملہ حاضرین مجلس پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ حضور ایدہ اللہ ساڑھے آٹھ بجے صبح ایوان محمود میں تشریف لائے۔ نمائندگان اور زائرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ اسلام گھانا و سیرالیون نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ سب سے پہلے کارخانہ داروں اور مزدوروں کے تعلقات کے بارہ میں گذشتہ سال کی قائم کردہ سٹینڈنگ سب کمیٹی کی رپورٹ اس کے سیکرٹری مکرم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ سال گذشتہ میں اس سب کمیٹی نے احمدی صنعت کاروں اور مزدوروں کو ان فرائض کی آگاہی اور ادائیگی کے متعلق کوشش کی جو ان پر اسلام کی تعلیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوہ حسنہ کی رو سے عائد ہوتے ہیں اور جو معاشرہ میں حقیقی اور دیرپا امن قائم کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد زرعی کمیٹی کی رپورٹ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت نے پیش کی۔

حضور نے اس سلسلے میں محنت کشوں اور کارخانہ داروں اور کسانوں اور زمینداروں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جماعت احمدیہ کا حصہ ابھی ان لوگوں میں بہت ہی کم ہے اس لئے اس کا اثر بھی محدود ہے تاہم جہاں تک ہو سکے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اسلام نے اس بارہ میں جو تعلیم دی ہے اور جو حقوق و فرائض متعین کئے ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کریں تاکہ ہمارے ملک میں امن اور امان کی فضا پیدا ہو۔ دنیا میں غریب پر کافی ظلم ہوتا رہا ہے۔ مہدی معہود کے زمانہ میں اب اس کے حقوق اسے ملنے چاہئیں۔ ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر حقدار کو اس کا حق ملے۔ مالک کو اس کا حق ملے اور مزدور کو اس کا۔ یہ بڑا نازک کام ہے۔ کیونکہ جب فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے تو بسا اوقات لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ مگر خیر و برکت کی راہ یہی ہے کہ جو کچھ خدا نے فرمایا یا قرآن نے کہا۔ یا قرآن کریم کی جو تفسیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ ہم اسے رائج کریں اور اس پر عمل کرنے کا مشورہ دیتے چلے جائیں اور اس امر کو فراموش کر دیں کہ کوئی ہم سے ناراض ہوتا ہے یا خوش ہوتا ہے یہ بڑی نازک ذمہ داری ہے۔ مگر اس کی نزاکت ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے سبکدوش نہیں کر سکتی۔ ہمیں خدا کے فضل سے حق پر قائم کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم خلوص نیت سے کوشش کرتے چلے جائیں گے۔

سب کمیٹی مقبرہ بہشتی و تبشیر کی سفارشات

اس کے بعد حضور کی ہدایت پر سب کمیٹی مقبرہ بہشتی و وکالت تبشیر کی رپورٹ اس کے صدر مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب کراچی نے پیش کی۔

اس مرحلہ پر حضور کے ارشاد پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی سٹیج پر تشریف لائے اور آپ کو اجلاس کے اختتام تک صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب نے سب کمیٹی کی سفارشات پیش کرتے ہوئے سب سے پہلے ایجنڈے کی تجویز ۵ پڑھ کر سنائی اس کے الفاظ یہ تھے۔

"ہمیں بیرونی ممالک میں جماعتوں کی طرف سے بہشتی مقبرہ کی شاخوں کے قائم کرنے کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ اس کے لئے قواعد و ضوابط زیر غور پیش ہیں۔"

اس مرحلہ پر مجوزہ قواعد و ضوابط کی مطبوعہ کاپیاں نمائندگان میں تقسیم کر دی گئیں تاکہ وہ ان پر غور کر سکیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مکرم فاضل احمد صاحب سرگودھا۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کراچی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ مکرم مرزا اسلم حیات صاحب۔ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب۔

نمائندگان کے خیالات سننے کے بعد حضور نے فیصلہ فرمایا کہ چونکہ اس تجویز پر تفصیلی طور پر مزید غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس لئے سات ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے۔ جو اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے اپنی سفارشات پیش کرے۔

اس موقع پر حضور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ مجلس مشاورت کے موقع پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان کے اعزاز میں جو دعوت طعام دی جاتی ہے آئندہ اس میں ان زائرین کو بھی شریک کیا جایا کرے جو مجلس مشاورت کی کارروائی سننے کے لئے باہر سے تشریف لاتے ہیں۔

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۶ پیش ہوئی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"مندرجہ رسالہ الوصیت میں مندرجہ شرائط کے مطابق موصی بقائمی ہوش و حواس ہی وصیت کرتا ہے۔ لیکن وصیت کرنے کے بعد اگر کوئی موصی دماغی توازن کھو بیٹھے اور اس سے قابل اعتراض اور بظاہر خلاف شریعت اقوال و اعمال سرزد ہوں تو ایسے موصی کے بارے میں مجلس کارپرداز کیا طریق کار اختیار کیا کرے۔"

سب کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ اس مسئلہ پر مزید غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی جائے۔ حضور نے نمائندگان کے مشورہ سے اس سفارش کو منظور کر لیا۔ اس تجویز کے بارہ میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ مکرم فاضل احمد صاحب مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب۔ مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب۔ مکرم رحیم بخش صاحب۔ مکرم حافظ محمد اسحق صاحب خلیل (لوکز پنڈی) مکرم شمس الدین صاحب۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب۔ مکرم عبدالرحمن صاحب۔ مکرم ملک محمد دین صاحب۔ مکرم چوہدری اعظم علی صاحب۔

واقفین زندگی کی طرف سے مخلصانہ جذبات کا اظہار

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۷ پیش ہوئی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ واقفین زندگی کے لئے قوانین میں نرمی ہونی چاہیئے۔ اور نوجوان مبلغین کے ہمراہ ان کی بیویوں کو بھی ضرور بیرونی ممالک میں بھجوایا جایا کرے۔

سب کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ یہ تجویز کلیۃً رد کئے جانے کے قابل ہے۔

جب اس تجویز کے متعلق حضور نے نمائندگان کو اظہار خیال کرنے کا ارشاد فرمایا تو اس پر بیرونی جماعتوں کے متعدد احباب اور مرکز سے تعلق رکھنے والے بہت سے واقفین زندگی نے بالخصوص اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں یہ پرزور درخواست پیش کی کہ اس تجویز کو بلا تامل کلیۃً رد کر دیا جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا غیر مشروط طور پر اپنے تئیں خلیفہ وقت کے حوالہ اور سپرد کر دینے کے مترادف ہے۔ لہذا ان کے لئے اس قسم کی تجویز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ وقف کی حقیقی روح کے سراسر منافی ہے۔ بلکہ واقفین زندگی کے احساسات و جذبات کی سخت توہین کے مترادف ہے۔

اس سلسلے میں مختلف مقامات کی جماعتوں کے مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

مکرم ملک محمد الدین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ مکرم شمس الدین صاحب بوریوالہ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب لائلپور۔ مکرم عبداللہ صاحب جہلم۔ مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب ربوہ۔ مکرم رحیم بخش صاحب لاٹھیانوالہ مکرم حبیب الرحمان صاحب بھوئیاں راولپنڈی۔ مرکز سلسلہ میں رہنے والے مندرجہ ذیل واقفین زندگی نے اس تجویز کے متعلق اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمایا۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل، چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ احمدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون ۶۹۰۶

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نمائندہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر ربوہ۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر۔ مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب آف گھانا۔ ان تمام احباب نے اپنی تقاریر میں ان جذبات کا اظہار فرمایا کہ وقف زندگی تو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص انعام ہے یہ انعام جن خوش قسمت لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے وہ اس کی روحانی لذت و سرور سے سرشار ہیں اور علی وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہیں کہ خلیفۂ وقت انہیں جو بھی ہدایت دیں اس کی تعمیل میں ہی اللہ تعالیٰ کی برکت و نصرت مضمر ہوتی ہے۔ وہ تو اپنی جانیں خدا کی راہ میں غیر مشروط طور پر پیش کر چکے ہیں لہذا ان کے لئے کسی قسم کی شرط کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے اس تجویز کو ہمیشہ کے لئے مسترد کر دیا جائے حسب سابق خلیفۂ وقت ہی یہ فیصلہ کرنے کے پوری طرح مجاز ہیں کہ تو اپنی کیا ہوں اور کن مبلغین کی بیویوں کو ان کے ساتھ باہر بھیجا جائے۔

نمائندگان کے جذبات و احساسات سننے کے بعد حضور نے فرمایا۔

نمائندگان نے اور واقفین زندگی نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے درحقیقت ایک مومن جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت و قدرت کے جلوے دیکھے ہوئے ہوں کے یہی جذبات ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے بھی اس تجویز کو ایجنڈے میں سے خارج کر دینے کی سفارش کی تھی اور اب میں بھی یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس تجویز کو رد کیا جاتا ہے۔ نہ صرف اس تجویز کو بلکہ اس قسم کی تمام تجاویز کو ہمیشہ کے لئے مسترد کیا جاتا ہے آئندہ کبھی ایسی تجویز شوریٰ میں پیش نہیں ہوگی۔

اس کے بعد حضور نے احباب کو تحریک وقف عارضی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ واقفین عارضی کی تعداد میں نسبتاً کمی ہو گئی ہے جو نہیں ہونی چاہیئے تھی اسکی ذمہ داری مقامی اور علاقائی اور مرکزی نظام پر عائد ہوتی ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت اس وقت واقفین عارضی کی تعداد میں جو کمی ہے وہ آئندہ چار ہفتوں کے اندر انشاء اللہ پوری ہو جانی چاہیئے۔ جماعتوں کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد حضور کی ہدایت پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی رپورٹ اس کے نائب صدر مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب نے پیش کی اس رپورٹ میں یہ بتایا گیا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے احباب کے مشورہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشا اور منظوری سے اپنے لئے جو مقاصد متعین کئے تھے ان کی کس طرح تعمیل کی جارہی ہے اور کس طرح یہ ادارہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی اہم دینی خواہشات کی تعمیل میں سرگرم عمل ہے۔

اس رپورٹ کے پڑھے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نہایت درجہ بصیرت افروز اختتامی خطاب شروع فرمایا جس میں حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو مختلف اہم تحریکات کی طرف توجہ دلائی بالخصوص قرآن کریم کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی تحریک فرمائی اور پھر بتایا کہ ۸۰ سالہ مخالفت اور کفر کے فتووں کے باوجود کس طرح ہر جہت سے جماعت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ راہ کے کانٹے ہمارے لئے روک نہیں بن سکتے اور نہ ہمارے چہروں کی بشاشت کو چھین سکتے ہیں۔ ہماری زندگیاں قرآنی انوار سے منور ہیں اور ہمارے وجود تو خدا تعالیٰ کے عشق کی راہ میں خاک ہو چکے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے زندہ ہونے زندہ رہنے اور زندگی دینے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے دنیا کی مخالفتیں ہم پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں۔ ہم انشاء اللہ غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

(حضور کے اس بصیرت افروز خطاب کا مختصر خلاصہ الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے)

حضور کے اس اختتامی خطاب کے بعد درد و سوز اور آہ و بکا سے معمور اختتامی دعا ہوئی اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(مرتبہ شیخ خورشید احمد)

کبڈی ——— دلچسپ عوامی کھیل

کبڈی ہمارا قومی اور عوامی کھیل ہے اور اپنی ذات میں بہت دلچسپ اور ولولہ انگیز ہے پاکستان میں اس کھیل کو بڑے شوق سے دیکھا جاتا ہے۔ شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کا اہتمام کر کے اس کھیل کے شائقین حضرات کے لئے ایک نادر موقعہ پیدا کر رہا ہے۔ یہ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۷۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کی کلبوں اور کالجوں کی نامور ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

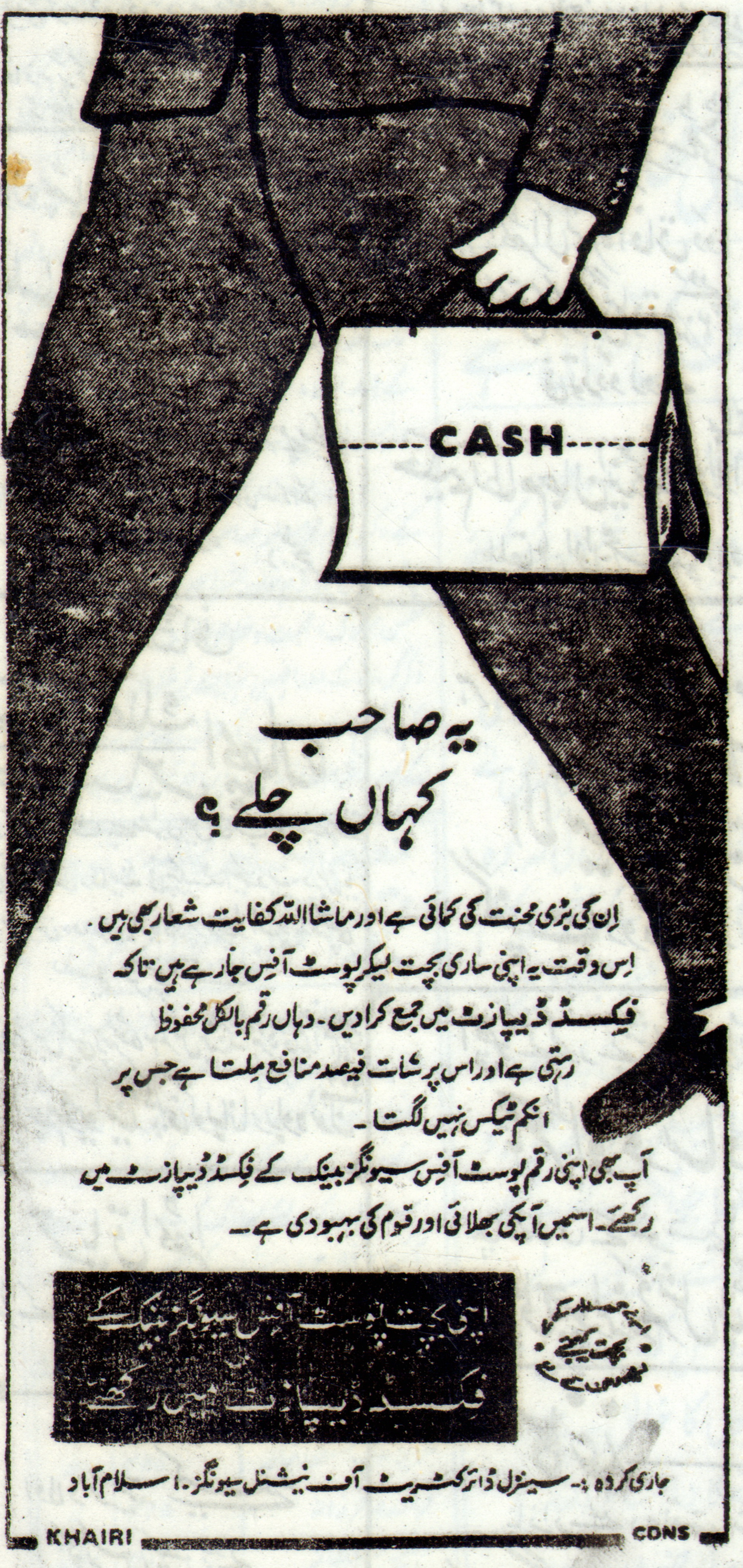

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب اٹھرا مفید چھ صد گولیاں ۳۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴ ★ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت:۔ جماعت احمدیہ لندن کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم جناب عبدالعزیز صاحب دین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کرم سے گذشتہ دسمبر میں توام بچوں سے نوازا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کے نام عبد العلی اور عبدالولی تجویز فرمائے ہیں۔ بچوں کی صحت ابھی بہت کمزور ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور سلسلہ کا خادم اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے آمین

(خاکسار عطاء المجیب راشد نائب امام مسجد فضل لندن)

ضروری اعلان

فضل عمر ہائی سکول کی جن طالبات نے اس سال مڈل کا امتحان دیا ہے ان کا دینیات کا امتحان ابھی باقی ہے۔ ان طالبات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس پرچے کا امتحان یکم مئی کو ہوگا۔ بچیاں مندرجہ ذیل کورس کی تیاری کرتی رہیں۔

۱۔ پہلے پانچ پارے باترجمہ (۲) راہ ایمان حصہ اول

۳۔ مختصر تاریخ احمدیت پہلا باب (۴) یاد رکھنے کی باتیں ۱۹ صفحات

(ہیڈ مسٹرس)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص مسمی حسن محمود (جو بعض جگہ اپنا نام خالد محمود بھی بتاتا ہے) رنگ گندمی پتلا دبلا جسم، گلے کے نیچے سے چھاتی جلی ہوئی۔ نظارت امورعامہ کے کارڈوں کے جعلی دستخط کر کے احباب سے رقوم بٹور رہا ہے ضلع سیالکوٹ سے اور لاہور سے بھی اطلاعات آئی ہیں، احباب احتیاط کریں۔ اس شخص کو یا کسی اور کو کوئی رقم ہرگز نہ دیں۔ نظارت امور عامہ کسی کو ایسی چٹھی نہیں دیتی۔

(ناظر امور عامہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۰ کتب کا

مکمل سیٹ

۲۳ جلدوں میں

ہدیہ ۲۶۰/- روپے علاوہ محصولڈاک

نوٹ :۔ جلد پنجم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں۔ طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون نمبر ۱۴۸

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ دو روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

مربیان کرام توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔"

(اخبار الفضل ۲۶ ظہور ۱۹۶۹ء)

نوٹ: فارم پُر کرنے کیلئے دفتر سے طلب فرمائیں

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن

پروگرام سروس لونائٹیڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

روانگی از سرگودھا				روانگی از لاہور			
صبح				صبح			
(۱)	۳-۳۰	(۱۹)	۱۱-۰۰	(۱)	۲-۳۰	(۱۹)	۱۱-۱۰
(۲)	۳-۵۵	(۲۰)	۱۱-۲۵	(۲)	۲-۵۰	(۲۰)	۱۱-۴۰
(۳)	۴-۲۰	(۲۱)	۱۱-۵۰	(۳)	۳-۰۰	(۲۱)	۱۲-۳۰
(۴)	۴-۴۵	(۲۲)	۱۲-۱۵	(۴)	۳-۱۰	(۲۲)	۱۳-۰۰
(۵)	۵-۱۰	(۲۳)	۱۲-۴۰	(۵)	۳-۴۵	(۲۳)	۱۳-۴۰
(۶)	۵-۳۵	(۲۴)	۱۳-۵	(۶)	۳-۵۵	(۲۴)	۱۴-۳۰
(۷)	۶-۰۰	(۲۵)	۱۳-۳۰	(۷)	۴-۵۵	(۲۵)	۱۵-۰۰
(۸)	۶-۲۵	(۲۶)	۱۴-۳۰	(۸)	۵-۰۰	(۲۶)	۱۵-۱۰
(۹)	۶-۵۰	(۲۷)	۱۴-۴۵	(۹)	۵-۳۰	(۲۷)	۱۶-۰۰
(۱۰)	۷-۱۵	(۲۸)	۱۵-۱۰	(۱۰)	۵-۴۰	(۲۸)	۱۶-۱۰
(۱۱)	۷-۴۰	(۲۹)	۱۵-۳۵	(۱۱)	۵-۵۰	(۲۹)	۱۶-۲۰
(۱۲)	۸-۵	(۳۰)	۱۶-۰۰	(۱۲)	۶-۰۰	(۳۰)	۱۷-۰۰
(۱۳)	۸-۳۰	(۳۱)	۱۶-۳۰	(۱۳)	۷-۵۰	(۳۱)	۱۷-۴۰
(۱۴)	۸-۵۵	(۳۲)	۱۷-۱۵	(۱۴)	۸-۱۰	(۳۲)	۱۷-۵۰
(۱۵)	۹-۲۰	(۳۳)	۱۸-۰۰	(۱۵)	۸-۴۰	(۳۳)	۱۸-۳۰
(۱۶)	۹-۴۵	(۳۴)	۱۹-۰۰	(۱۶)	۹-۰۰	(۳۴)	۱۹-۵
(۱۷)	۱۰-۱۰		-	(۱۷)	۹-۴۰	(۳۵)	۱۹-۳۰
(۱۸)	۱۰-۳۵		-	(۱۸)	۱۰-۳۰		

(جنرل منیجر)

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے۔ احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت دربارہ اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔

ملک عبدالحفیظ

منیجر احمد برادرز جی ایس اے۔ پی آئی اے ربوہ فون ۵۵۵

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

یکروزہ چوزے بہترین خوراک ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ چوزے ۹۰ فی صد چن کر ۸۰ روپے سینکڑہ

۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد۔

یک روزہ مرغ ۵۰/۔ روپے سینکڑہ

(منیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

ھو الشافی

جیوانتا کا مہلک

اکسیر اٹھارہ

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت فی پیکٹ اکیس روپیہ۔ درجن یا زائد پر کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

تفصیلی لٹریچر مفت

کیو ڈیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۴۰۶

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۴۶۶۲۳

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولاد نرینہ کیلئے

کورس پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

کاغذ ––– اور ––– گتہ

بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۴۵۲۳ پر تشریف لاویں

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ ٭ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۵